HABIBIA ISLAMICUS
(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Quarterly) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexed with: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk,
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

TOPIC:

A STUDY REVIEW OF ARABIC MAGAZINES OF SOME FAMOUS RELIGIOUS UNIVERSITIES OF KARACHI

کراچی کے چند مشہور دینی جامعات کے عربی مجلات کے کردار کا مطالعاتی جائزہ

AUTHORS:

1. *Muhammad Younis, Research Secular Department Of Arabic, Federal Urdu University Karachi, Email ID: younisphd2016@gmail.com*

How to Cite: *Younis, Muhammad. 2022. "A STUDY REVIEW OF ARABIC MAGAZINES OF SOME FAMOUS RELIGIOUS UNIVERSITIES OF KARACHI: کراچی کے چند مشہور دینی جامعات کے عربی مجلات کے کردار کا مطالعاتی جائزہ". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 6 (4):01-16.*
https://doi.org/10.47720/hi.2022.0604u01.
URL: https://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/279
Vol. 6, No.4 || October –December2022 || P. 1-16
Published online: 2022-12-30

QR. Code

A STUDY REVIEW OF ARABIC MAGAZINES OF SOME FAMOUS RELIGIOUS UNIVERSITIES OF KARACHI

کراچی کے چند مشہور دینی جامعات کے عربی مجلات کے کردار کا مطالعاتی جائزہ

Muhammad Younis

ABSTRACT:
The Arabic magazines of the religious schools of Karachi have done valuable work in the promotion and dissemination of Arabic literature. This great service has been going on for a long time. These magazines and newspapers include the eloquent Arabic language, Qur'anic sciences, articles containing the explanation and interpretation of Ahadiths, and lively comments and analyses on the ancient literature of Arabic along with the current situations. Al-Salam, Al-bainat monthly are included. Through these magazines, many aspects of science and art are being spread in the Arabic language across the length and breadth of Pakistan.
KEYWORDS: *Arabic magazines, Religious universities, Quranic sciences, Ancient literature of Arabic.*

ابتدائیہ: یہ بات کسی شک وشبہ سے خارج ہے کہ عربی زبان وادب اور اس کے علوم ومعارف کی نشر واشاعت میں دینی مدارس وجامعات کا اہم کردار رہاہے، میں نے جب ان مدارس کے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ان کی متعدد کاوشوں کا مطالعہ بھی کیا تو میرے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ ان اداروں کی دوسری خدمات پر اگرچہ بعض حوالوں سے کام چکا ہے اوران میں سے بعض تحقیقات منظر عام پر بھی آچکی ہیں، تاہم مشہور ومعروف اداروں کے مجلات پر میری نظر گئی جو عربی ادبی کی اشاعت میں اہم خدمات انجام دے رہے ہیں لہذا اس ارٹیکل میں چند عربی مجلات کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ پیش کیا جارہاہے۔

اس میں دورائے نہیں کہ امت مسلمہ کی اجتماعیت میں سب سے بڑا دخل عربی زبان کا ہے۔ اور یہی وہ اثر ہے جو دنیا کے کونے کونے میں ہم فرزندان اسلام میں مشاہدہ کرتے ہیں، اس سے بڑھ کر یہ کہ عربیت کا اثر شخصی طور پر ہماری عبادات پر بھی ہے، حتی کہ بعض عبادات ایسی ہیں کہ ان میں عربی الفاظ کہے بغیر وہ ادا نہیں ہوتیں، جیسے نماز کے مکمل الفاظ عربی زبان میں ہیں، قرآن پاک کی تلاوت کرکے اگر ثواب کمانا چاہیں تو اس کے عربی الفاظ ہی اور حروف ہی ہیں جس کے ایک ایک حرف پر دس دس نیکیاں لکھی جائیں گی، چنانچہ یہ کہنا بے کار نہ ہوگا اگر کہا جائے کہ عربیت نے تو پورے دین وعبادت کو اپنے اندر سمویا ہے، یہی وہ وجہ ہے جس کی بنیاد پر مختلف دور کے علماء محققین اپنے اپنے طور پر اس کی تحقیقی وتالیفی خدمات کرکے اس کی نشر واشاعت کی۔

عمومی بنیاد پر یہ بات سامنے آگئی کہ ہر دور کے علماء ومحققین کو عربی زبان وادب کے کسی بھی میدان میں اپنے طور پر خدمات سرانجام دی ہیں، کسی نے اگر اس کے قواعد وضوابط پر کام کیا تو دوسرے نے اس کے ادب وانشاء پر قلم اٹھایا، اور کسی نے ادبی وفکری قصیدے کہہ کر اس کی حالت شعری کو دوبالا کر دیا، جبکہ بعض نے قدیم عرب کی گفتگو، کلام اور نثر کو جمع کرکے آنے والی نسلوں پر عظیم احسان کیا۔

انہی میدانوں میں اترنے والے شہسواروں میں برصغیر پاک وہند کے علماء بھی شامل ہیں، چنانچہ انہوں نے مدارس عربیہ قائم کرکے دین اسلام اور اس کی زبان کی نشر واشاعت میں زندگیاں کھپائیں، مختلف طریقوں سے کتابیں، رسائل اور دیگر مجلات کی اشاعت کرکے اس عظیم جستجو میں حصہ لیا۔

سہ ماہی البینات کا تعارف اور خدمات: اسلام پر آغاز دعوت ہی سے اہل باطل کی سخت یورش رہی ہے، اور امت مسلمہ کو ہر دور میں دشمنان اسلام سے بڑی معرکہ آرائی کرنی پڑی ہے، اعداء نے دین حق کو مٹانے کے لئے ہر طرف سے حملے کئے اور ہر سمت سے کئے اور ہر سمت سے بھرپور وار کیا مگر مسلمانوں نے ہر حملہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہر وار کا منہ توڑ جواب دیا۔ یہ کبھی جان ومال پر ہوئے اور کبھی دین وایمان پر، کبھی تیغ وسنان سے نبرد آزمائی ہوئی اور کبھی زبان وقلم سے معرکہ آرائی۔ مسلمانوں پر بڑے بڑے سخت وقت آئے اور گزر گئے، کٹھن سے کٹھن گھڑیاں آئیں اور بیت گئیں۔ دشمنان اسلام آندھی کی طرح اٹھے اور رعد کی طرح گرجے لیکن دین حق کی شمع اسی طرح تاباں و فروزاں رہی، گزشتہ بارہ سو سال میں کیا کیا نہ ہوا، صلیبیوں نے بڑے ساز وسامان سے متحد ہو کر حملہ کیا اور ناکام واپس گئے، ترک فاتحانہ آئے اور مفتوح ہو کر رہ گئے۔ پرستاران صلیب نے اندلس سے مسلمانوں کو بے دخل کیا تو حلقہ بگوشان اسلام نے ان کے عین قلب قسطنطینہ پر قبضہ جمالیا، تاریخ میں ان رزم آرائیوں کی یاد آج بھی تازہ ہے۔[1]

معرکہ قلم میں کیا ہوا فلسفۂ یونان کے اثر سے جو اضطراب فکر مسلمانوں میں پیدا ہوا چلا تھا جس کی بدولت الحاد وزندقہ نے جنم لیا، باطنیت اور اعتزال نے زور پکڑا، وہ متکلمین اسلام کی دقیقہ سنجیوں اور موشگافیون کے مقابلہ میں بالکل نہ ٹھہر سکا، تھوڑی سی عقلی کشاکش کے بعد پاور ہوَا ہُوا اور بیخ وبنیاد سے اکھڑ کر رہ گیا، ادھر کئی دہائیوں سے مسلمانوں پر انحاط کے آثار نمایاں تھے اور ان اولوالعزمی، ولولہ اور جوش کا فقدان تھا جو ان کے اسلاف کا طغرائے امتیاز تھا ہمتیں پست ہو گئیں اور حوصلے جاتے رہے، اس عرصہ میں انہوں نے ہر جملہ کا مفتوحانہ مقابلہ کیا ہے، پہلے میدانی شکستیں کھائیں، سلطنتوں پر زوال آیا، ملک پر غیروں کا قبضہ ہوا، اب ذہنی غلامی مبتلاہیں، خاص طور پر وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں اقتدار کی بھاگ دوڑ ہے، اور جو ہر جگہ اور ہر ملک میں سیاست وصحافت اور آئین سازی ونظام تعلیم پر مسلط ہے وہ ہمہ تن فاتح قوم کے رنگ میں رنگا ہوا ہے اور کلی طور پر اس سے متاثر ہے، اسی کی آنکھ سے دیکھتا ہے، اسی کے کان سے سنتا ہے اور اسی کے دل ودماغ سے سوچتا اور غور وفکر کرتا ہے، اس کے نزدیک ہر شئ میں حسن وقبح کا ٹھیک وہی معیار ہے جو فاتح قوم کا ہے، نتیجہ یہ کہ اسلام پر اس وقت ہر طرف سے جاہلیت جدیدہ کی چڑھائی ہے، اور ہمارا با اختیار طبقہ دیوانہ وار اس نافذ کرنے کی دُھن میں تن من دھن سے لگا ہوا ہے، تاریخ شاہد ہے کہ ایسا سخت وقت مسلمان قوم پر کبھی نہیں آیا، یوں معلوم ہوتا ہے کہ شاید یہ اسلام اور جاہلیت کی آخری جنگ ہے، اگر مسلمانوں نے اس وقت اس خطرہ کا صحیح احساس کرکے اس کے خلاف پوری طرح صف آرائی نہ کی، تو عین ممکن ہے کہ جاہلیت کے نمائندگان اسلام کو ایک چھوٹے سے خطۂ ارضی میں محدود ومحصور کرکے رکھ دے۔[2]

اس وقت کی سب سے بڑی اسلامی خدمت موجودہ نوجوان نسل کو اسلام سے آشنا کرنا ہے، ضرورت اس امر کی تھی کہ جس طرح بھی بن سکے ان کو اصلی اور پکا مسلمان بنایا جائے، اہل دل اپنے قلبی توجہات سے، اہل قلم اپنی تصنیفات سے، معلمین اور اصحاب درس تعلیم و تدریس سے، خطبا اور مقررین اپنی تقریر و خطابت سے، ارباب اثر اپنے اثر و رسوخ سے مغرب کے اس طلسم کو توڑیں جس نے اس نسل کو مسحور کر رکھا ہے۔ موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کی ذہنی بے اطمینانی اور اضطراب فکر کو دور کرنے کے لئے شدید ضرورت اس امر کی تھی ایسا صالح دلآویز اور مؤثر اسلامی و دینی اور علمی لٹریچر فراہم کیا جائے جس سے وہ گتھیاں سلجھ جائیں جو مغربی اقوام کی زیر اثر رہنے اور ان کے نظریات و افکار کے مطالعہ نے ان کے خانہائے دماغ میں پیدا کر دی ہیں تا کہ اسلام اپنی پوری تابانی اور جلوہ گری کے ساتھ ان کے دل و دماغ کو منور کر سکے۔ اسی ضروت کے پیش نظر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی میں ایک "شعبہ تصنیف" قائم کر دیا گیا تھا اور ماہنامہ بینات اردو اور البینات عربی کا اجراء اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ [3]

یہ رسالہ خالص دینی اور علمی رسالہ ہے جس کے مقاصد حسب ذیل ہیں:۔

١۔ اسلام کے اساسی مسائل کی حفاظت، اور عصر حاضر کے علمی فتنوں کی نشاندہی اور ان کے مؤثر جوابات

٢۔ جدید فقہی مسائل کا قدیم فقہ اسلامی کی روشنی میں صحیح حل۔

٣۔ علوم اسلامیہ تفسیر، حدیث، فقہ اصول اور کلام پر علمی مقالات کی اشاعت۔

٤۔ جدید تعلیم یافتہ اصحاب کی دینی و علمی تربیت کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف موضوعات پر اچھے اچھے مضامین لکھنا۔

٥۔ مستشرقین اور دیگر معاندین اسلام نے اسلام کے بارے میں جو مختلف طریقوں سے غلط فہمیاں پھیلائی ہیں ان کا علمی اور ٹھوس طریقہ پر موثر انداز میں ازالہ کرنا۔ [4]

البینات کے مضامین: چونکہ بینات جاری کرنے کا مقصد محض معاشرے کی اصلاح اور اسے مکمل دینی ماحول کے مطابق تیار کرنا ہے اس لئے سہ ماہی البینات عربی کے مضامیں بھی اکثر دینی اور اصلاحی ہوتے ہیں، اور خاص کر اہل علم اس طرف متوجہ کرنا کہ اپنی علمی پختگی پر زیادہ توجہ دیں اور معاشرے کو اچھے طریقے سنواریں، اس حالت کے پیش نظر سہ ماہی البینات عربی میں عربی ادب اور بلاغت کے متعلق بہت کم مضامین دیکھنے کو ملیں گے، جو مضامین ماہنامہ البینات عربی میں شائع ہوتے ہیں، ان کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ [5]

ان میں سب سے پہلے جس عنوان سے جو مضامین شائع ہوتے ہیں اس عنوان کا نام ہے "کلمۃ العدد"، اس عنوان کے تحت تمام مضامین جو عربی میں شائع ہوتے ہیں، وہ چیف ایڈیٹر کی طرف سے لکھے جاتے ہیں، جسے عربی کے اس مجلہ میں "رئیس التحریر" کا نام دیا جاتا ہے، رئیس التحریر اس عنوان کے تحت مختلف موضوعات کو لیتا ہے، کبھی تو اس میں وہ مضامین تحریر میں لائے جاتے ہیں جو محض معاشرے کو دینی اطوار و اقدار کے بارے میں ترغیب دی جاتی ہے، یا پھر وہ کسی شخصیت کو لے کر اس کے حالات زندگی پر مشتمل اسباق کو زیر قلم کرتے ہیں، اور پھر کبھی عربی کی اہمیت اور ضرورت کی طرف اہل مدارس اور شائقین عربیۃ کو متوجہ کرتے ہیں، نیز اس سیرت الرسول اور سیرت صحابہ

بھی قاری کی نظر کرتے ہیں۔[6] اس کے علاوہ البینات عربی کے مضامین کسی خاص عنوان کے ساتھ مرتب ہمیں دیکھنے کو نہیں ملتے ہیں، البتہ ان یہ اکثر علمی اور دلائل لبریز ہو کر شائع ہوتے ہیں۔

یہ بات ضرور ذکر کرنے کے قابل ہے کہ البینات عربی کے تمام مضامین کے آخر میں ایک عنوان ضرور ہوتا ہے جس میں جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں اس شمارہ کے شائع ہونے کی تاریخ سے گذشتہ تین ماہ کے وہ اخبار اور احوال کو زیر بحث لایا جاتا ہے، جو جامعہ کے اندر پیش آئے، مثلاً، جامعہ کے داخلوں کا اعلان، یا داخلوں کا طریقہ کار، یا پڑھائی کے بارے میں کوئی بڑی خبر شائع کرنا ہو، یا امتحانات کے متعلق خبر، یا معلومات، یا پھر جامعہ میں کوئی پروگرام ہو کر اس کی اشاعت، یا چھوٹیوں کے متعلق کوئی اہم اطلاع ہو ان سب کا احاطہ یہی عنوان کرتا ہے، جسے عربی میں "انباء" کے نام سے جاری کیا جاتا ہے۔[7]

تاہم جو مضامین اس کے علاوہ ہیں وہ مختلف موضوعات پر شائع ہوتے رہتے ان میں کبھی تحقیقی موضوع بھی ہوتا ہے جیسے کسی حدیث پر تحقیقی کلام ہوتا ہے، نیز کسی تاریخی واقعہ پر قول فیصل یا اس طرح کے دیگر مضامین بھی شائع ہوتے ہیں، لیکن جیسے ہم نے پہلے ذکر کیا کہ یہ مضامین کسی خاص عنوان سے موسوم نہیں ہوتے جس طرح دیگر مجلات میں ہوتا ہے، مثلاً اگر کوئی مضمون کسی شخصیت کے متعلق ہے تو اس کے بارے میں یہ ذکر نہیں ہوتا کہ شخصیات یا "اعلام" کے عنوان کے تحت ہے، بلکہ براہ راست اس شخصیت کا نام ذکر کر کے مضمون شائع کیا جاتا ہے۔[8]

انتظامیہ البینات: البینات عربی کی بنیاد مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ نے رکھی، اس وقت وہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے مہتمم ثالث تھے، تو ان کے زیر اہتمام البینات عربی کی تاسیس بھی ڈالدی گئی، چنانچہ وہی اس کے مؤسس اول تھے، اور وہی اس کے "المشرف العام" (نگران اعلی) بھی تھے، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید رحمہ اللہ کے بعد حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب "المشرف العام" مقرر ہوئے، جبکہ ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب رحمہ اللہ کے بعد حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری اس کے "المشرف العام" متعین ہوئے ہیں۔[9]

اس کے بعد کا مرحلہ "رئیس التحریر" (چیف ایڈیٹر) کا ہے، البینات عربی کے رئیس التحریر ابتداء ہی سے اب تک حضرت مولانا مفتی عبد الرؤف غزنوی صاحب حفظہ اللہ ہیں۔

ماہنامہ البلاغ کا تعارف: جامعہ دار العلوم کراچی کے اہم مقاصد میں سے ہے کہ وہ معاشرے کو ایسے افراد فراہم کرے جو علوم شرعیہ کے میدان میں امت مسلمہ کی بہتر انداز میں رہنمائی کر سکیں، اور اس بات میں کسی قسم شبہ نہیں کہ دین اسلام اور قرآن کریم کی اصل زبان عربی ہی ہے، نیز قرآن کریم، احادیث نبویہ اور علوم دینیہ کا سمجھنا بھی عربی زبان سیکھے بغیر زیادہ آسان نہیں، اسی ضرورت کے پیش نظر جامعہ نے عربی زبان وادب کے لئے ایک الگ شعبہ کا اہتمام کیا ہے، اور اس شعبہ کے افادہ کی خاطر ایک مجلہ عربی زبان میں بھی جاری کیا ہے، جس کا نام "البلاغ" رکھا ہے۔[10]

سہ ماہی مجلہ "البلاغ" کو شائع کرنے کے لئے ادارہ جامعہ دار العلوم کراچی نے مندرجہ ذیل چند اغراض و مقاصد طے کئے ہیں۔

۱۔ عربی زبان کی مہارات کو سامنے رکھ کر اس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا، کہ شائقین اس سے مکمل مستفید ہو سکے۔

۲۔ تمام عجمی زبانوں کا تعارف کرا کر عربی زبان کو دیگر زبانوں کے مقابلے میں اعزاز اور قدر و منزلت سے لوگوں کے سامنے پیش کرنا۔

۳۔ معاشرہ کے افراد میں ایسی مہارتوں کی تلاش ہو جو عربی زبان و بیان میں مدد کرے۔

۴۔ معاشرے کے افراد میں انفرادی صلاحیتوں کا اظہار اور ان کا جائز لینا۔

۵۔ معاشرے کے افراد کے افکار اور سوچوں کا باہمی تعاون جس سے ہر ایک کو دوسرے کی شخصیتوں اور صلاحیتوں سے تقویت ملے، تاکہ معاشرے میں ایک علمی و روحانی تعاون کی فضا قائم ہو۔

۶۔ عربی زبان سکھانے میں جو رکاوٹیں ہوں ان کا ادراک معاشرے کے ہر فرد سے جاننا اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے سب کی رائے لینا۔

۷۔ المطالعۃ الحرۃ پر طلبہ یا علماء کرام کو متوجہ کرنا، اور زیادہ سے زیادہ مطالعہ پر ان کو متوجہ کرنا۔[11]

عام طور پر البلاغ مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہو کر صادر ہوتا، جنہیں ہم نمبر وار اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

1۔ **کلمۃ العدد:** اس عنوان سے مجلہ البلاغ کے پڑھنے والے کو سب سے پہلے جو مضمون دیکھنے کو ملتا ہے وہ "کلمۃ العدد" کا عنوان ہے، یہ عنوان عام طور پر مجلہ کے رئیس التحریر (چیف ایڈیٹر) یا ادارے کے کسی ممبر کے قلم سے جاری ہوتا ہے جس میں وہ کوئی موضوع اختیار کر کے اس پر اپنا مضمون لکھ دیتا ہے، کبھی کسی ملکی یا بین الاقوامی صورتحال کو سامنے رکھ کر بھی کلام کر سکتا ہے یا پھر کوئی علمی مباحثہ بھی زیر بحث لاتا ہے، نیز کبھی کبھار عربی زبان و ادب پر اپنا مضمون پیش کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ وہ اس عنوان کے تحت کسی معروف علمی و روحانی شخصیت کو لے کر اس کی حالات زندگی کو ذکر کرتا ہے، یا کسی بزرگ کے انتقال کی وجہ سے اس پر تعزیتی کلمات لکھ دیتا ہے۔[12]

2۔ **مقالات حرۃ:** اس عنوان کا مرحلہ کلمۃ العدد کے مرحلے کے بعد ہے، اس عنوان کے تحت مضامین لکھنے والے ادارے سے بھی ہو سکتے ہیں اور باہر سے بھی ہو سکتے ہیں، نیز اس میں مضمون نگار کو کلیہ اختیار ہے کہ وہ اسلامی روایات کو مد نظر رکھ کر جو لکھنا چاہے لکھ سکتا ہے، چنانچہ اس کے تحت مضمون نگار کبھی کسی اصلاحی موضوع کو لے کر اس پر قلم کاری کرتا ہے، یا فقہی مقالہ کو زیر بحث لاتا ہے، یا پھر کسی شخصیت پر کلام کر کے اس کی حالات زندگی میں کسی اچھی خدمت کا تذکرہ کرتا ہے، اور پھر اس کے متعلق کچھ ترغیبی کلمات اختیار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس عنوان کے تحت مضمون نگار کسی تاریخی گوشہ پر نظر ڈال کر اسے زیر بحث لاتا ہے۔[13]

3۔ **علم و بحث:** اس کا مرحلہ مقالات حرۃ کے بعد آتا ہے، اس عنوان کے تحت وہ مضامین شامل ہیں جس میں لکھنے والا کسی علمی و تحقیقی مقالہ کو پیش کرتا ہے چاہے وہ مضمون علوم شرعیہ کے فنون مروجہ میں سے کسی بھی علم و فن سے ہو، یا فنون عصریہ میں کسی ایسے فن سے وابستہ ہو جسے علوم شرعیہ سے مطابقت بھی ہو۔

اس عنوان میں وہ مضامین بھی آتے ہیں جن میں کسی فقہی، اصولی، نحوی یا صرفی مسئلہ کو بنیاد بنا کر اس پر کچھ لکھا جائے، نیز یہاں کوئی ایسی تحقیقی بحث بھی دیکھنے کو ملتی ہے جو تفسیر قرآن کریم یا حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہو یا ان سے ملتا جلتا کوئی مضمون ہو، یا پھر کوئی تاریخی شہ پارہ ہو۔[14]

4۔ **ترجمة وتعريب**: یہ عنوان ان مواد کے لئے مختص ہے، جو کسی عجمی زبان میں ہوں اور ان کا ترجمہ عربی میں کر کے افادہ عام کے لئے پیش کیا جائے، جس طرح اس عنوان کے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کا بھی موضوع ہو گا وہ اس عنوان کے نیچے آسکتا ہے بشرطیکہ اس کی اصل کسی اور زبان میں ہو جبکہ اس کا ترجمہ عربی زبان میں کیا گیا ہو۔[15]

5۔**أوضاع ومواقف**: معاشرے کو درپیش مسائل کا ذکر اور اس کے حل پر اگر کوئی مضمون نگار مضمون لکھتا ہے تو اس عنوان کے تحت اس اشاعت کی جاتی ہے، اسی طرح ملکی یا بین الاقوامی کسی صورتحال پر اگر لکھنا ہو یا اس کے متعلق معاشرے کو آگاہ کرنا ہو تو وہ اس کے تحت شائع ہو گا.[16]

6۔**أنباء و أخبار**: کسی سرکاری ادارے یا نجی ادارے، یا کسی مدرسہ کے متعلق کوئی نئی خبر یا معلومات ہو یا اس ادارے کے اندر کسی معتبر اور بزرگ شخصیت کی آمد ہو تو اس قسم کے تمام مضامین مذکورہ عنوان کے تحت لکھ کر بیان کئے جاتے ہیں۔

اس کے ساتھ ساتھ جامعہ دار العلوم کراچی کے متعلق گزشتہ تین ماہ کے چیدہ چیدہ اخبار واحوال اور معلومات بھی اسی عنوان میں ذکر کئے جاتے ہیں۔[17]

سہ ماہی مجلہ البلاغ عربی مستند اور متبحر علماء کرام کی نگرانی میں کام کر رہا ہے اور انہی ماہر اور قلم کی کاٹ سے واقف علماء کی زیر سرپرستی شائع ہوتا ہے، جنہیں صرف شعبہ صحافت سے وابستگی نہیں بلکہ صحیح اور فصیح وبلیغ عربی زبان وادب کا بھی کامل ادراک ہے۔

ماہنامہ الفاروق کا تعارف: اس میں دو رائے نہیں کہ امت اسلامیہ آج کل ایک گردن توڑ اور سر عام جنگ کا سامنا کر رہی ہے، جو امت مسلمہ پر دشمنان اسلام ہر طرف اور ہر طریقے سے ڈھانے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ وہ اللہ کے دین کو مکمل طور پر لوگوں کے دلوں سے نکال کر، ان لوگوں کو جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں بے دین کر دیں۔ اور یہ بھی ایک امر لابدی ہے اور اس امت کی دینی ذمہ داری ہے کہ وہ مفسدین کے فساد اور گمراہوں اور بدعتیوں کی گمراہی سے زمین میں اللہ کے دین کی پہرے داری کر کے اسلام کے نور کو ایسا باقی رکھیں جو ہدایت کی شعاعوں سے مزید چمکتا رہے، اور لوگ بحر وبر کی ظلمتوں میں اس سے راہ ہدایت پالیں۔

اس ذمہ داری کا ادراک کر کے حضرت رئیس الجامعہ نے ایک ضروری حکم نامہ جاری فرمایا، جس کی روداد یہ ہے کہ جامعہ فاروقیہ کراچی کی زیر نگرانی ایک ادارہ، "الفاروق" کے نام سے تشکیل دے دیا جائے۔

اس فیصلے میں یہ بھی منظور ہوا کہ اس ادارے کا اولین ہدف مختلف زبانوں (عربی، اردو اور انگریزی) میں علمی مجلات کا اجراء کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے رسائل کی اشاعت بھی ہو جو مختلف اوقات اور مختلف احوال کی مناسبت سے ہو۔[18]

چنانچہ حضرت رئیس الجامعہ کی خواہش اور اس کے فیصلے کے مطابق یہ ذمہ داری بھی مکمل ہوئی اور مختلف اوقات واحوال میں رسائل بھی شائع ہوئے اور اس الفاروق کے نام سے اردو، سندھی اور انگریزی کے ساتھ اس وقت جامعہ فاروقیہ سے عربی کا بھی مجلہ جاری ہو چکا ہے، جو کہ ہجری تاریخ کے مطابق ہر تین ماہ بعد شائع ہوتا رہتا ہے، اب تک الفاروق عربی کے کئی شمارے طبع ہو کر منظر عام پر آچکے ہیں، جنہیں قارئین اور متعلقین جامعہ اور دیگر عربی زبان سے وابستہ رکھنے والے احباب نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے۔

تاہم الفاروق اردو کا مجلہ چونکہ ادبی وفکری مضامین کے ساتھ اسلامی تاریخ کے مطابق ماہانہ وار شائع ہوتا ہے، اس لئے اس کی طباعت اور اشاعت بھی بنسبت الفاروق عربی کے زیادہ مقدار میں ہے۔

نیز الفاروق انگریزی کا مجلہ بھی ادبی وفکری مضامین کے ساتھ اسلامی تاریخ کے مطابق ماہانہ وار شائع کر کے یورپ، آسٹریلیا، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک میں بھیجا جاتا ہے۔[19]

یہ بات کس وناکس کو معلوم ہے کہ ذرائع ابلاغ کے میدان میں دین اسلام کی آواز بھی بلند ہونا ضروری ہے، کیونکہ حقدار کو بولنے کا حق ہے اور اللہ وحدہ لاشریک اور اس کے دین کی تعریف ایک ایسا معاملہ ہے کہ جس میں سستی وکاہلی نہیں برتی جاسکتی، پھر جہاں الحاد کو بیدار مغزی سمجھ لیا جائے اور جدیدیت کو ترقی تصور کیا جائے، اور اس کی نشر واشاعت میں انتھک محنت کی جائے، تو ایسی صورت حال میں اسلام کے سر فروشوں کی غیرت کا ٹھکانہ نہیں رہتا، اور ایسے میں وہ زیادہ لمبی سانس لینے کے حقدار ہیں، اور مزید اپنے قدم جمانے کے مستحق ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا پاک ارشاد ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ۭ[20]

ترجمہ: اور (اس کے باوجود) لوگوں میں کچھ وہ بھی ہیں جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو اس کی خدائی میں اس طرح شریک قرار دیتے ہیں کہ ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسے اللہ کی محبت (رکھنی چاہیے) اور جو لوگ ایمان لا چکے ہیں وہ اللہ ہی سے سب سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔

اتنی بات جاننے کے بعد یہ بات بھی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ دین اسلام کی خدمت اور قرآن وسنت کے علوم کے پھیلانے میں مدارس عربیہ اور جامعات اسلامیہ کا اہم کردار ہے اسی سلسلے کی ایک کڑی جامعہ فاروقیہ کراچی بھی ہے، علوم قرآن اور علوم حدیث کی خدمت میں دیگر جامعات کی طرح اس کا بڑا رول ہے، دینی واسلامی جدوجہد کی حامل اس کی شہرت ہے، جنہیں چند گنے چنے صفحات پر لانا کارے دارد۔

جامعہ فاروقیہ کو جس طرح تعلیمی میدان میں دوسرے اداروں پر فوقیت حاصل رہی ہے، اسی طرح صحافت کے میدان میں بھی وہ امتیازی شان کا حامل ہے، جس کا اندازہ جامعہ کی طرف سے شائع ہونے والے مجلات سے لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں ہم نے ذکر کیا کہ ان مجلات کی اشاعت دراصل مؤسس جامعہ حضرت مولانا سلیم اللہ خان رحمہ اللہ کی دیرینہ خواہش تھی، مگر ابتداء میں حالات ساتھ

نہیں دیتے، اور نہ فرصت میسر ہوتی، حضرت کے صاحبزادے مولانا ڈاکٹر عادل خان شہید کی قسمت جاگ اٹھی چنانچہ انہوں نے اپنے والد ماجد کی خواہش کر کے مجلہ الفاروق کی اشاعت کی۔

سنہ 2009 عیسوی میں مجلہ الفاروق عربی کے تحت عربی زبان وادب پر ایک خصوصی شمارے کی اشاعت کی گئی، جو کہ برصغیر پاک وہند کے علماء اور خصوصا جامعہ فاروقیہ کراچی کے عربی زبان وادب کی نشر واشاعت کی خدمات پر مشتمل تھا، اور اس میں عربی زبان وادب کی نشر واشاعت پر جامعہ فاروقیہ اور مجلہ الفاروق کی خدمات کو سراہا گیا۔

احول اور معاشرہ پر مجلہ الفاروق عربی کی تاثیر کا عالم یہ ہے کہ اس مجلہ کے طبع ہوتے ہی شائقین عربی اسے ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں، اور صرف یہ نہیں بلکہ بعض یونیورسٹیوں میں اس مجلہ اور اس کی تاریخ وخدمات پر باقاعدہ مقالے تیار کئے گئے ہیں، اس مجلہ کی مقبولیت اور شرف وافتخار کے یہی سرخروئی کافی ہے۔[21]

مجلہ الفاروق کے اغراض ومقاصد: مجلہ الفاروق کے جاری کرنے کے لئے حضرت بانی جامعہ اور ان کے رفقاء کار نے درج ذیل اغراض ومقاصد طے کئے:

1۔ اس مجلہ کی اشاعت کا اولین مقصد امت کے اندر صحیح اسلامی عقیدہ کی شناخت اور اس کی نشر واشاعت۔

2۔ مستند علماء کرام کی زیر نگرانی معتدل اور مصدقہ احکام اسلامی کا بیان اور ان کی نشر واشاعت۔

3۔ دور جدید کے تقاضے کے مطابق اسلامی قوانین پر بحث وتمحیص۔

4۔ ملک پاکستان کے باشندوں میں عربی زبان وادب کی روح پیدا کر کے اس کی نشر واشاعت کرنا۔[22]

الفاروق عربی کے مقالات ومضامین کا جائزہ:

1۔ کلمۃ المشرف: مجلہ الفاروق عربی میں جو سب سے اول مضمون ملتا ہے وہ "کلمۃ المشرف" کے نام سے ہے، جس میں صرف اور صرف الفاروق عربی کے نگران اعلی ہی کا کالم شائع ہوتا ہے، جس میں وہ اپنے مختلف تاثرات کا اظہار کرتے ہیں، کسی دینی بحث یا اصلاحی و ترغیبی کلمات کو زیر بحث لاتے ہیں، یا پھر کسی ملکی و بین الاقوامی مسئلہ کی طرف قارئین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ جس میں عربی زبان و ادب کا واضح پہلو ہوتا ہے۔

2۔ کلمۃ العدد: یہ عنوان مجلہ کے رئیس التحریر (چیف ایڈیٹر) کے لئے ہے جہاں وہ کسی اصلاحی موضوع یا ترغیبی عنوان کو مقصد بنا کر گفتگو کرتے ہیں، ملک میں دینی تقاضوں کے خلاف کوئی معاملہ دیکھنے کو ملتا ہے تو زیر بحث لا کر اس کے متعلق دینی آگاہی دی جاتی ہے اور اس کے بعد اس معاملے پر شریعت روشنی میں بحث کی جاتی ہے، اس کا شرعی حل پیش کیا جاتا ہے، نیز اس عنوان کے تحت ملکی سطح پر یا بین الاقوامی سطح پر کسی مسئلہ کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے۔[23]

3۔الأدب الاسلامی:اس عنوان میں شریعت کے ان آداب کا ذکر کیا جاتا ہے جو کہ مختلف اوقات واحوال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوں، یا علماء کرام نے کسی آیت کریمہ یا احادیث مبارکہ سے استنباط کیا ہو، خصوصا ان آداب پر توجہ دی جاتی ہے، جس کی معاشرہ میں قلت ہو، یا اس کی اشاعت کی معاشرہ کو ضرورت ہو۔[24]

4۔ قضایا فكريه:یہ عنوان ان مواد کے لیے مختص ہے جس میں معاشرہ کو نئے نئے افکار پر گامزن کیا جائے، یا کسی ایسے فکر وسوچ اور ذہنیت کی طرف ترغیب دی جاتی ہے جس میں مد مقابل کی تمام سرگرمیاں سامنے رکھ کر اس کے لئے نئے حل پیش کئے جانے پر بحث کی جاتی ہے، نیز دینی یا عصری اداروں کی توجہ اگر کسی طرف پھیرنا ہو تو اس کا تذکرہ بھی اسی عنوان کے تحت ہوتا ہے اور یہ سب کچھ عربی زبان میں پیش کیا جاتا ہے۔[25]

5۔بحوث و دراسات:اس عنوان کے تحت مختلف تعلیمی اسباق یا متنوع قسم کے فنون کے متعلق مباحث کا ہونا، جس میں علوم قرآن، علوم حدیث، فقہ وعلوم فقہ، علوم معانی وبلاغت، نحو، صرف، منطق، وعلم الکلام جیسے اہم مباحث کا تذکرہ ہوتا ہے، جس کا مقصد معلمین و متعلمین اور دیگر تحقیقی کام کرنے والے شائقین کے لئے اشاعت کرنا ہے۔[26]

6۔قضایا هامه:اس عنوان پر ان مواضیع یا ان معاملات کو زیر قلم کر لیا جاتا ہے جن کی نشر واشاعت کی معاشرہ میں ضرورت بہت زیادہ اور مہم ہو، مثلا ملکی صورت حال بہت کشید گی اختیار کرے، اس میں کرپشن کی بھرمار ہو، لوٹ مار کی کسوٹی اعلی پیمانے پر ہو، قتل وغارت گری کا بازار گرم ہو، ہر طرف گناہ کی تاریکی میں لوگ ڈوبے ہوئے ہوں تو ان حالات کا ذکر کر کے مضمون نگار اپنا مضمون پیش کرتا ہے اور ان کوتاہیوں سے لوگوں کی خبر گیری کر کے شریعت کا نقطہ نظر پیش کرتا ہے، جو کہ عربی زبان وادب کے شہ پارے سے خالی نہیں ہوتا۔[27]

۔التاریخ الاسلامی:اس عنوان کے تحت ان تاریخی واقعات اور حکایات کا بیان ہوتا ہے جو ہمارے مسلم معاشرے کے لئے قابل تقلید ہو، ان میں ہماری زندگی کے کسی گوشے کے لئے واضح درس ہو، یا کسی تاریخی مسلم ومستند شخصیت کی زندگی کا کوئی گوشہ لے کر اس پر ملنے والے اسباق کا احاطہ کیا جائے، یا تاریخی مقامات کا تذکرہ، اس پر حکمرانی کرنے والے اسلامی حکمرانوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے، یا کسی تاریخی جنگ کا تذکرہ کر کے اس میں امت مسلمہ کی بہادری کے جواہر پارے ذکر کئے جائیں۔[28]

8۔ الأدب العربی:یہ عنوان مجلہ الفاروق عربی کا اہم حصہ ہے، اگر یہ کہا جائے کہ مجلہ الفاروق عربی اسی عنوان کو زندہ کرنے اور اسی کو معاشرہ میں فروغ دینے کے لئے جاری کیا گیا ہے تو کہنے والے کو حق بجانب ضرور کہا جا سکتا ہے، کیونکہ یہی وہ عنوان ہے جو اس مجلہ کے اہم مقاصد واغراض میں سے ہے۔[29]

9۔ الشعر العربی:اس عنوان کو عربی زبان کے اشعار کے لئے متعین کیا گیا ہے، بلکہ اس عنوان کو بھی مجلہ الفاروق عربی سے وہی مناسبت ہے جو مناسبت "الأدب العربی" والے عنوان کو اس مجلہ سے ہے، اس میں ادبی اشعار اور فکری قصائد، یا دیگر تاریخی مراثی کو قلم

بند کیا جاتا ہے، نیز جامعہ طلبہ میں یا عربی ذوق رکھنے والے اساتذہ کرام میں سے یا باہر کا کوئی فرد کبھی عربی شعر لکھ کر مجلہ کو بھیج دیتا ہے تو اس کی اشاعت بھی اسی عنوان کے تحت ہوتی ہے۔[30]

10۔ الصفحة الأخيرة: یہ مجلہ کا وہ آخری صفحہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی صفحہ نہیں ہوتا، اس میں وہ مباحث شامل کئے جاتے ہیں جو مندرجہ بالا عناوین سے ہٹ کر ہوتے ہیں، نیز جامعہ کے متعلق کوئی خبر نشر کرنی ہو تو اس کی اشاعت بھی اسی عنوان کے تحت ہوتی ہے۔

مجلۃ السلام کا تعارف: جامعہ بیت السلام کی طرف سے شائع ہونے والا عربی زبان وادب پر مشتمل سہ ماہی ایک مجلہ ہے، جو کہ ہر اس شخص کے لئے فائدہ مند ہے جو عربی زبان کا عام شغف رکھتا ہے، چاہے وہ دینی مدارس میں ابتدائی درجات کے طلبہ کرام ہوں، یا عربی زبان میں خوب مہارت رکھنے والے علماء کرام ہوں، یا کسی اسکول وکالج اور یونیورسٹی کے عربی سیکشن سے وابستہ طلبہ کرام ہوں، یا کسی بھی ادارے سے عربی کی پی ایچ ڈی (ڈاکٹریٹ) حاصل کرنے والے ڈاکٹر ہوں، غرض اس مجلہ کا مطالعہ کسی بھی شخص کے لئے عربی زبان کے ادب میں استفادہ سے ہرگز خالی نہیں ہوگا۔[31]

مجلۃ السلام کو شائع کرنے کے لئے ادارہ جامعہ بیت السلام مندرجہ ذیل چند اغراض ومقاصد طے کئے ہیں۔

۱۔ عربی زبان کی مہارت کو سامنے رکھ ان کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا، کہ شائقین عربی میں سے ہر ہر فرد میں تمام مہارتیں اکمل طریقے سے پائی جائیں۔

۲۔ طلبہ کی استعداد کو تقویت دینا کہ وہ روزمرہ کی گفت وشنید میں عربی لب لہجہ کے پابند بنیں، اور اسی کو اپنا مقصد سمجھیں۔

۳۔ تمام عجمی زبانوں کا تعارف کرواکر عربی زبان کو دیگر زبانوں کے مقابلے میں اعزاز اور قدر منزلت سے لوگوں کے سامنے پیش کرنا۔

۴۔ معاشرہ کے افراد میں ایسی مہارتوں کی تلاش ہو جو عربی زبان وبیان میں مدد کرے۔

۵۔ معاشرے کے افراد میں انفرادی صلاحیتوں کا اظہار اور ان کا جائزلینا۔

۶۔ طلبہ کے افکار اور سوچوں کا باہمی تعاون جس سے ہر ایک کو دوسرے کی شخصیتوں اور صلاحیتوں سے تقویت ملے، تاکہ معاشرے میں ایک علمی وروحانی تعاون کی فضا قائم ہو۔

۷۔ عربی زبان سکھانے میں جو رکاوٹیں ہوں ان کا ادراک کرنا اور ان کا مقابلہ کرنے کے لئے معاشرے کے ہر فرد سے رائے لینا، تاکہ ان سے نمٹنا آسان ہو۔

۸۔ المطالعۃ الحرۃ پر طلبہ یا علماء کرام کو متوجہ کرنا، اور زیادہ سے زیادہ مطالعہ پر ان کی توجہ لینا۔[32]

عام طور پر مجلہ السلام مندرجہ ذیل مضامین پر مشتمل ہو کر صادر ہوتا ہے، جنہیں ہم نمبروار اپنے پڑھنے والوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں:

1۔ الافتتاحیة: اسے عام اردو مجلات میں اداریہ کا نام دیا جاتا ہے، یہ عنوان صرف اور صرف "مدیر المجلة" (چیف ایڈیٹر) کے قلم سے ہی جاری ہوتا ہے، جس میں وہ کبھی تو عربی زبان و ادب کے مختلف قسم کے موضوعات کو زیر بحث لاتے ہیں، جیسے کہ کبھی عربی زبان کی طرف معاشرے کو ترغیب دینا، عربی سکھانے کے لئے مختلف قسم کے طور طریقے کو زیر بحث لانا، چھوٹے بچوں کو عربی پڑھانے کے طریقے، عربی زبان کا انشا اور اس کا طریقہ اور اس میں مختلف اشیاء جو نئے لکھنے والے کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں، اس کے علاوہ عربی زبان و ادب سکھانے کو ترقی دینے پر شائقین کے سامنے متنوع قسم کے طور طریقے رکھنا، جنہیں وہ مد نظر رکھ کر عربی زبان کو معاشرے میں آسانی سے پھیلا سکیں۔ نیز کبھی چیف ایڈیٹر اس مضمون میں کسی اصلاحی یا دوسری دینی ترغیب کو بھی مطمح نظر بناتا ہے، جس پر وہ اپنے تجاویز و تعبیرات کو لکھ دیتا ہے۔[33]

2۔ من معارف القرآن: مجلہ السلام میں شائع شدہ مضامین میں سے ایک مضمون جو کہ "من معارف القرآن" کے نام سے موسوم ہے، اس کا لفظی معنی ہے: "قرآن کے علوم و معارف میں سے"، جیسے کہ اس مضمون کے نام سے پتہ چل رہا ہے کہ اس میں وہ مباحث زیر بحث ہوں گے جن کا تعلق قرآن کریم کے علوم و معارف سے ہو، اب یہ عام ہے اس کا تعلق قرآن کریم کے علم بلاغت سے ہو، یا علم نحو سے ہو، علم صرف سے ہو، لغوی فوائد ہو یا پھر زبان و ادب کی چاشنی ہو۔

3۔ من هدي السنة النبوية: اس کا معنی ہے کہ "سنت نبوی کی سمت میں سے ماخوذ"، یہ بھی اپنے نام کی وجہ سے ظاہر ہے، اور وہ موضوعات داخل نوشت ہوں گے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے وارد احکام و مسائل اور ہدایات و فضائل ہوں گے، نیز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو غزوات اور جہادی اسفار منقول ہیں ان کا ذکر بھی اس مضمون کے تحت شائع ہوتے ہیں، اس کے علاوہ احادیث مبارکہ سے علمائے کرام نے جو دروس و اسباق استنباط کر چکے ہیں، ان کو زیر بحث لایا جاتا ہے، یا مضمون نگار کی سوچ کے مطابق اس کے ذہن میں کوئی صحیح سبق یا سوچ راسخ ہو اور کسی دوسری حدیث کے خلاف نہ ہو تو مضمون نگار اسے زیر بحث لاتا ہے۔[34]

4۔ التوجيه الإسلامي: عام فہم میں اس عنوان کا معنی ہے کہ "دینی یا اسلامی نصیحت"، اس عنوان کے تحت مضمون نگار وہ مضامین زیر بحث لاتا ہے جو معاشرہ کے لئے فائدہ مند ہو یا معاشرہ کسی ایسے عمل اور فعل کا مرتکب ہو جو سراسر شرعی احکام و اوامر کے مخالف ہو تو اس کے بارے میں صحیح شرعی نقطۂ نظر عربی زبان میں واضح کر دیا جاتا ہے۔[35]

5۔ ملف العدد: یہ عنوان عام طور پر کسی ایسے موضوع پر مشتمل ہے جس میں ادارہ اپنے رائے بیان کرنا چاہتا ہو، یا ایسی کوئی بات جو کسی اجتماعی یا سیاسی مسئلہ میں دو رائے ہونے کی وجہ سے معرکۃ الآراء ہو اور اس میں ہر کوئی اپنی رائے دے سکتا ہو، ایسی صورت حال میں مضمون نگار اس شمارے میں اپنی رائے بیان کرنے پر زور دیتا ہے جس میں کسی عقلی یا نقلی اصول کے ذریعہ اس کی رائے کی تکمیل اور تائید ہوتی ہو۔ اس عنوان میں اکثر عربی زبان و ادب یا اس کی ثقافت پر خاصا توجہ ہوتی ہے۔[36]

6. شخصیات إسلامیة: اس عنوان کے تحت ان شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے جہوں نے اسلامی روایات کو برقرار رکھ کر اسلام کے لئے مختلف قربانیاں دی ہیں، چاہے وہ قربانیاں جانی ہو یا مالی ہو یا پھر وہ اپنے سارے اوقات اسلامی تعلیمات اور دعوت و تبلیغ کے لئے وقف کر دیئے ہوں، یا وہ شخصیتیں جنہیں مسلم معاشرہ کے اندر پیذیرائی حاصل ہو، اور مسلمان اسے قدر کی نگاہ سے دیکھیں، اس عنوان میں ان کے حالات زندگی اور دینی واسلامی حیات و خدمات پر روشنی ڈالی جاتی ہے، نیز کبھی ان کی زندگی کا صرف ایک ہی پہلو لیکر اس کے متعلق بحث کی جاتی ہے، جیسے کسی بزرگ کی تالیفی خدمات یا اس کی تبلیغی یا اصلاحی محنتوں پر بحث کی جاتی ہے۔[37]

7. الأسرة المسلمة: اس عنوان کے ذیل میں وہ تمام باتیں داخل بحث ہوتی ہیں جو کسی مسلم معاشرہ یا دینی خاندان کو اپنا معاشرہ اور رہن سہن سنوارنے کے لئے اختیار کرنا ناگزیر ہے، خاندان اور معاشرہ یا تعلقات نباہنے کے لئے جو اسلامی احکام وہدایات ہیں وہ اس عنوان کے تحت آتے ہیں، جس میں چند مواضیع ہم قاری کی نظر کرتے ہیں۔

اچھائیاں۔ باہمی اتفاق واتحاد، سچائی، اخلاص وللّٰہیت، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت، والدین کا احترام، ہمدردی، غریبوں کی مدد، ناداروں پر صدقہ، گھر محلہ اور راستوں کی صفائی، رشتہ داروں سے صلح رحمی، غیروں سے اچھا سلوک، ہمسایوں کے حقوق، کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا وغیرہ۔

نیز اس عنوان میں ان موضوعات کو بھی زیر بحث لایا جاتا ہے، جن سے اسلام نے منع کیا ہے، اور کسی مسلم معاشرہ یا خاندان میں ان کا پایا جانا انتہائی غیر شرعی معاشرہ کی تشکیل ہے، اور ان افعال اور برائیوں سے معاشرے کے ہر قبیلے اور خاندان کے ہر فرد کو اجتناب کرنا ضروری ہے جن میں سے چند یہ ہیں، جھوٹ، دھوکہ، خیانت، زنا، غیبت، سود، چوری، ڈاکہ زنی، تہمت، کسی کی عزت کی پردہ دری کرنا، کسی کو اذیت دینا، والدین کی نافرمانی، رشتہ داروں سے قطع رحمی، بازاروں میں چیخنا چلانا، شراب نوشی، وغیرہ۔[38]

8. اللغة والأدب: یہ عنوان عربی زبان وادب کے مختلف قسم کے موضوعات کے لئے مختص ہے، جس میں زبان وادب کے سلسلے میں جو نقلی وروایاتی یا عقلی وسائل و ذرائع سے جیسے بھی کوئی رائے یا قوانین وضوابط ملتے ہیں وہ اسی کے تحت ذکر کیئے جاتے ہیں، نیز عربی زبان وادب پر اکر کوئی مختصر قصہ جو اس عنوان کو تقویت دے تو اسے بھی زیر قرطاس کیا جاتا ہے، اسی طرح عربی زبان میں مختلف چیزوں کے نام، جانوروں کے نام، چرند پرند کے نام، مختلف جگہوں کے نام، نہروں کی اقسام اور ان کے نام، پہاڑوں، میدانوں، درختوں، جنگلات، جڑی بوٹیوں، انسانی وحیوانی اعضاء کی خصوصیات، اور حالات وطبائع وغیرہ کی اقسام اور ان کے نام پر جو بھی مضمون مشتمل ہو یا جو بھی افعال یا حرکات وغیرہ یا انسانی دنیا میں جو کچھ ہو یا اس کے متعلق معلومات ہوں جو عربی زبان وادب سے متعلق ہوں وہ سارے اسی مذکورہ عنوان کے تحت لکھے جاتے ہیں۔[39]

9. من حياة بعض الأعلام: اس عنوان کے تحت ان شخصیات کا ذکر کیا جاتا ہے، جو کسی بھی طریقے سے معروف ہوں چاہے وہ اسلامی شخصیتیں ہو یا کوئی اور ہو تاہم مسلم معاشرہ کی خیال داری رکھ اس عنوان کے تحت وہ شخصیتیں زیر بحث ہوتی ہیں جو عام طور پر اسلامی رویات کو بر قرار رکھیں، یا جن کا تعلق عربی زبان وادب یا اس کی بلاغت و معانی اور صرف نحو وغیرہ سے ہو، جس میں ان کی زندگی کے مکمل حالات قسطوار شائع کیئے جاتے ہیں یا ایک مرتبہ مختصر انداز میں ذکر کیئے جاتے ہیں۔[40]

10. أدبيات: اس عنوان کے تحت وہ فوائد و معلومات ذکر کیئے جاتے ہیں جو عام طور پر کسی ادیب سے منقول ہوں، اس میں فرق نہیں کیا جاتا کہ یہ نظم ہے یا نثر، بلکہ ہر وہ ادبی جملہ یا شعر جو کسی فائدہ سے خالی نہ ہو اسے مفاد عام کے لئے ذکر کیا جاتا ہے، اسی طرح اس میں ضرب الامثال اور دوسرے عربی الفاظ اور جملے یا کوئی فقرہ جس میں ادبی چاشنی ہو وہ بھی اسی کے تحت آتا۔[41]

11. ينابيع المعرفة: اس کا معنی ہے علم کے چشمے، اس عنوان میں مختلف علمی پہلوؤں کا ذکر ہوتا ہے، یا کسی علمی روایت کا جو کسی اسلامی شخصیت سے منقول ہو، یا ایسی بات جو قرآن وحدیث میں پائی جائے تو اس کی مزید تفسیر و تشریح کر کے قاری کے فائدے کے لئے شائع کیا جاتا ہے، اسی طرح اس میں کسی علمی حکایت یا کوئی اصلاحی بات جو کسی قصے سے ثابت ہو سکتی ہے تو اس قصے کا ذکر کر کے اس سے حاصل شدہ علمی فائدہ ذکر کیا جاتا ہے۔[42]

12. درس التلميذ: اس کا معنی ہے کہ شاگرد کا سبق، یہ عنوان طلبہ کے لئے مخصوص ہے، طلبہ اس میں جو موضوع اختیار کر کے لکھیں اسے شائع کیا جاتا ہے، عام طور پر طالب علم کے علاوہ کسی اور کا مضمون اس عنوان کے تحت شائع نہیں کیا جاتا، اس کے علاوہ عربی زبان کی افادیت کو مد نظر رکھ کر اور طلبہ کی عربیت سے واقفیت کے لئے کبھی کسی شمارے میں ایک الگ "الحوار" یعنی "گفتگو" کا ایک عنوان بھی شائع کیا جاتا ہے، جس میں دو افراد ایک دوسرے سے سوال وجواب یا گفتگو کے انداز میں ایک دوسرے سے بات کرتے ہیں۔[43]

نتائج البحث: اس تحریر میں کراچی کے بعض بڑے دینی مدارس سے شائع ہونے والے رسائل ومجلات کا تذکرہ و تجزیہ پیش کیا گیا ہے، جس سے پاکستان میں عربی ادبی کی نشر واشاعت اور دینی جامعات کی اس زبان کے ساتھ قلبی تعلق اور وابستگی کا پتہ چلتا ہے، اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عربی ادب پاکستان میں پڑھا اور سمجھا جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مدارس دینی جامعات کے طلبہ کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ وہ بھی ان مجلات میں میں لکھنا شروع کریں اور طریقہ سے عربی زبان کے ساتھ تعلق پیدا کیا جائے اور مدارس کے ارباب اختیار کو بھی چاہیے کہ عربی مجلات کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے، اس سے رسائل کی اشاعت میں بھی مفید نتائج سامنے آئیں گے اور طلبہ کا بھی عربی زبان سے لگاؤ اور تعلق بن جائے گا۔

حوالہ جات:

[1] ۔بینات، جمادي الاولى، ۱۳۸۲ھ، مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن، کراچی، ۳،۴

[2] ۔ بینات، جمادي الاولى، ۱۳۸۲ھ، مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن، کراچی، ۳،۴

[3] ۔ بینات، جمادي الاولى، ۱۳۸۲ھ، مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن، کراچی، ۷

[4] ۔ حوالہ بالا، ۸

[5] ۔ بینات الاولی، ۱۳۸، جمادي ۲ھ، مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن، کراچی، ۹

[6] ۔ حوالہ بالا، ۱۰

[7] ۔ بینات الاولی، ۱۳۸، جمادي ۲ھ، مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن، کراچی، ۱۰

[8] ۔ حوالہ بالا، ۱۱

[9] - https://www.banuri.edu.pk/ar/page

[10] ۔البلاغ، جاری کردہ جامعہ دار العلوم کراچی، نمبر:4/4، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، 1435ھ۔

[11] ۔البلاغ، جاری کردہ جامعہ دار العلوم کراچی، نمبر:4/4، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، 1435ھ۔۔

[12] ۔حوالہ بالا۔

[13] ۔البلاغ، جاری کردہ جامعہ دار العلوم کراچی، نمبر:4/4، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، 1435ھ۔

[14] ۔البلاغ، جاری کردہ جامعہ دار العلوم کراچی، نمبر:4/4، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، 1435ھ۔

[15] ۔حوالہ بالا۔

[16] ۔حوالہ بالا۔

[17] ۔البلاغ، جاری کردہ جامعہ دار العلوم کراچی، نمبر:4/4، ربیع الثانی، جمادی الاولی، جمادی الثانیہ، 1435ھ۔

[18] . دليل الجامعة الفاروقية، صدر من الجامعة الفاروقية، شاه فيصل كالوني، كراتشي باكستان، 30

[19] . دليل الجامعة الفاروقية، صدر من الجامعة الفاروقية، شاه فيصل كالوني، كراتشي باكستان، 31

[20] ۔البقرة:165

[21] . دليل الجامعة الفاروقية، صدر من الجامعة الفاروقية، شاه فيصل كالوني، كراتشي باكستان,32

[22]. مجلة الفاروق، العدد:101، السنة:2009، 117.

[23] . مجلة الفاروق، العدد:101، السنة:2009، 117.

[24] ۔ حوالہ بالا۔

[25] - مجلة الفاروق، العدد:101، السنة:2009، 117

[26] . حوالہ بالا.

[27] - حوالہ بالا۔

[28] .مجلۃ الفاروق، العدد:101، السنۃ:2009، 117.

[29] ۔حوالہ بالا۔

[30] ۔حوالہ بالا۔

[31] - تعارف جامعۃ بیت السلام، شائع کردہ جامعہ بیت السلام کراچی۔

[32] ۔تعارف جامعۃ بیت السلام، شائع کردہ جامعہ بیت السلام کراچی۔

[33] ۔مجلۃ السلام، العدد الثالث، السنۃ الثانیۃ، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی، سنۃ، ۲۰۱۹ء

[34] ۔حوالہ بالا

[35] ۔مجلۃ السلام، العدد الثالث، السنۃ الثانیۃ، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی، سنۃ، ۲۰۱۹ء

[36] ۔حوالہ بالا۔

[37] ۔مجلۃ السلام، العدد الثالث، السنۃ الثانیۃ، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی، سنۃ، ۲۰۱۹ء

[38] ۔مجلۃ السلام، العدد الثالث، السنۃ الثانیۃ، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی، سنۃ، ۲۰۱۹ء

[39] ۔حوالہ بالا۔

[40] ۔مجلۃ السلام، العدد الثالث، السنۃ الثانیۃ، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی، سنۃ، ۲۰۱۹ء

[41] ۔حوالہ بالا۔

[42] ۔حوالہ بالا۔

[43] ۔مجلۃ السلام، شائع شدہ از جامعۃ بیت السلام کراچی

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.